34745 ـ عورت کے لیے اپنے محرم مردوں اور عورتوں کے سامنے کیا کچھ ظاہر کرنا جائز ہے

سوال

آج کل جو عورتیں مردوں کی غیر موجودگی میں عورتوں کے سامنے بہت چھوٹا لباس پہنتی ہیں ان کے متعلق آپ کی رائے کیا ہے، اور کچھ لباس تو ایسے بھی ہیں جن سے کمر اور پیٹ کا بہت زیادہ حصہ بھی ننگا ہو رہا ہوتا ہے، یا پھر گھر میں اپنی اولاد کے سامنے یہ چھوٹا لباس (مثلا شرٹ) وغیرہ پہننے کا حکم کیا ہے ؟

پسندیدہ جواب

الحمد للہ.

اس سلسلہ میں مستقل فتوی اینڈ علمی ریسرچ کمیٹی نے ایك فتوی جاری کیا ہے، جو درج ذیل ہے:

رب العالمین و الصلاۃ والسلام علی نبینا محمد و علی آلہ و صحبہ اجمعین.

اما بعد:

سب تعریفات اللہ رب العالمین کے لیے ہیں، اور ہمارے نبی محمد صلی اللہ علیہ وسلم پر درود و سلام اور ان کے صحابہ کرام پر اللہ کی رحمتیں ہوں.

اما بعد:

اسلام کے شروع میں مومنوں کی عورتیں اللہ تعالی اور اس کے رسول صلی اللہ علیہ وسلم پر ایمان کی برکت، اور قرآن و سنت کی پیروی سے عفت و عصمت اور شرم و حیاء اور عزت و حشمت اور پاکیزگی کی آخری حد تك پہنچی ہوئی تھیں.

اور اس دور میں عورتیں ایسا لباس پہنتی تھیں جو مکمل ساتر اور پردہ کا حامل ہوتا تھا، اور جب عورتیں آپس میں جمع ہوتیں یا پھر اپنے محرم مردوں کے سامنے ہوتیں تو ان کے متعلق کسی بھی قسم کی بےپردگی معلوم ہی نہیں، اور ـ الحمد للہ ـ اس اچھی اور صحیح سنت پر امت کی عورتوں کا عمل کئی صدیوں تك جاری رہا، حتی کہ قریب کے ایام تك.

اور اس کے بعد بہت ساری عورتوں نے اپنے لباس اور اخلاق میں کئی خرابیاں پیدا کر لیں، اس کے کئی ایك اسباب تھے جن کے ذکر کی جگہ یہ نہیں ہے.

علمی ریسرچ اینڈ فتوی کمیٹی کو عورت کا عورت کو دیکھنے، اور عورت کے لباس میں کیا لازم ہے کے متعلق بہت سارے سوالات آئے ہیں، ان سوالات کو مد نظر رکھتے ہوئے کمیٹی عموما مسلمان عورت کے لیے یہ بیان کرنا چاہتی ہے کہ:

عورت کو شرم و حیاء کے زیور سے مزین ہونا چاہیے، جسے رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے ایمان کا ایک حصہ اور شاخ قرار دیا ہے، اور پھر شرعی اور عرفی طور پر بھی شرم حیاء کا حکم ہے، کہ عورت کو باپرد اور عفت و عصمت کے ساتھ رہنے چاہیے، اور اسے ایسا اخلاق اپنانا چاہیے جو اسے فتنہ و خرابیاں اور شک کے مقام سے دور رکھے.

قرآن مجید کا ظاہر اس پر دلالت کرتا ہے کہ عورت کسی دوسری عورت کے سامنے وہی کچھ ظاہر کر سکتی ہے جو وہ اپنے کسی محرم مرد کے سامنے ظاہر کر سکتی ہے، جس کی عام طور پر گھر میں کام کاج کرتے ہوئےظاہر کرنے کی عادت بن چکی ہے، جیسا کہ اللہ سبحانہ و تعالی کا فرمان ہے:

اور آپ مومن عورتوں کو کہہ دیجئے کہ وہ بھی اپنی نگاہیں نیچی رکھیں اور اپنی شرمگاہوں کی حفاظت کریں، اور اپنی زینت کو ظاہر نہ کریں، سوائے اسکے جو ظاہر ہے، اوراپنے گریبانوں پر اپنی اوڑھنیاں ڈالے رہیں، اور اپنی آرائش کو کسی کے سامنے ظاہر نہ کریں، سوائے اپنے خاوندوں کے، یا اپنے والد کے، یا اپنے سسر کے، یا اپنے بیٹوں کے، یا اپنے خاوند کے بیٹوں کے، یا اپنے بھائیوں کے، یا اپنے بھتیجوں کے، یا اپنے بھانجوں کے، یا اپنے میل جول کی عورتوں کے، یا غلاموں کے، یا ایسے نوکر چاکر مردوں کے جو شہوت والے نہ ہوں، یا ایسے بچوں کے جو عورتوں کے پردے کی باتوں سے مطلع نہیں، اور اس طرح زور زور سے پاؤں مار کر نہ چلیں کہ انکی پوشیدہ زینت معلوم ہو جائے، اے مسلمانو! تم سب کے سب اللہ کی جانب توبہ کرو، تا کہ تم نجات پا جاؤ النور (31).

اور جب نص قرآنی یہ ہے تو سنت نبوی بھی اس پر دلالت کرتی ہے، کیونکہ رسول کریم صلی اللہ علیہ و سلم کی ازواج مطہرات، اور صحابہ کرام کی بیویوں کا بھی عمل اسی پر رہا ہے، اور ان کے بعد امت کی عورتوں کا عمل بھی ہمارے اس دور تک یہی رہا ہے، اور آیت میں مذکورین کے سامنے جو ظاہرکرنے کے متعلق آیا ہے یہ وہی اعضاء ہیں جو عادتا عورت گھر میں کام کاج کے وقت ظاہر کرتی ہے، اور اس کے لیے اس سے اجتناب کرنا مشکل ہوتا ہے، مثلا: سر اور دونوں ہاتھوں، اور گردن، اور دونوں قدم.

لیکن اس کے علاوہ اور عضاء بھی ننگے کرنے میں وسعت اختیار کرنا ایسی چیز ہے جس کے جواز پر کتاب و سنت سے کوئی دلیل نہیں ملتی، اور پھر یہ عورت کے لیے بھی فتنہ اور خرابی کی راہ ہے، اور یہ ان عورتوں کے مابین موجود ہے، اور اس میں دوسری عورتوں کے لیے برا نمونہ بھی ہے.

اور اسی طرح اس میں کافر، اور فاحشہ اور بدکار عورتوں کے لباس کے ساتھ مشابہت بھی ہوتی ہے، اور صحیح

حدیث میں رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم کا فرمان ہے:

" جو کوئی بھی کسی قوم سے مشابہت کرتا ہے تو وہ انہی میں سے ہے "

اسے امام احمد اور ابو داود نے روایت کیا ہے.

اور صحیح مسلم میں عبد اللہ بن عمرو رضی اللہ تعالی عنہما سے مروی ہے کہ:

" نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے عبد اللہ بن عمرو کو دو زرد کپڑوں میں دیکھا تو رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم فرمایا:

" بلاشك یہ کپڑے کفار کا لباس ہیں، تم انہیں نہ پہنو "

صحیح مسلم حدیث نمبر (2077).

اور صحیح مسلم میں ہی ایك اور حدیث میں رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم کا فرمان ہے:

" جہنمیوں کی دو قسمیں ہیں جنہیں میں نے نہیں دیکھا، ایك وہ قوم جن کے ہاتھوں میں گائے کی دموں جیسے کوڑے ہونگے وہ اس سے لوگوں کو مارینگے، اور وہ لباس پہننے والی ننگی عورتیں جو خود مائل ہونے والی اور دوسروں کو مائل کرنے والی، ان کے سر بختی اونٹوں کی مائل کوہانوں کی طرح ہونگے، وہ نہ تو جنت میں داخل ہونگی اور نہ ہی جنت کی خوشبو ہی پائینگی، حالانکہ جنت کی خوشبو اتنی اتنی مسافت سے پائی جاتی ہے "

صحیح مسلم حدیث نمبر (2128).

اور " کاسیات عاریات " کا معنی یہ ہے کہ: عورت ایسا لباس پہنے جو اسے چھپائے ہی نہ تو اس نے لباس تو پہن رکھا ہے، لیکن حقیقت میں وہ ننگی ہے مثلا: جس عورت نے اتنا باریك لباس پہن رکھا ہو جو نیچے سے اس کی جلد کی رنگت بھی واضح کر رہا ہو، یا پھر وہ لباس جو عورت کے جسم کے اعضاء اور جوڑ اور انگ انگ کو واضح کر رہا ہو، یا پھر وہ چھوٹا لباس جس سے جسم کے بعض اعضاء ننگے ہو رہے ہوں.

اس لیے مسلمان عورتوں پر یہ متعین ہو جاتا ہے کہ وہ اس طریقہ کو اختیار کریں جس پر امہات المومنین اور صحابہ کرام کی عورتیں تھیں، اور اس امت میں سے ا نکی بہتر طریقہ پر پیروی کرنے والوں کی عورتوں کی راہ کو اختیار کریں.

اور ستر پوشی اور عزت و حشمت اور عفت و پاکدامنی کی حرص رکھیں، کیونکہ یہ فتنہ کے اسباب سے بہت دور ہے،

اور پھر خواہشات اور فحش کاموں کے اسباب کو ابھارنے والی اشیاء سے نفس کو پاك صاف رکھتا ہے.

اسی طرح مسلمان عورتوں کو اللہ تعالی اور اس کے رسول صلی اللہ علیہ وسلم کی اطاعت و فرمانبرداری کرتے، اور اللہ کی جانب سے اجر و ثواب کی امید، اور اللہ تعالی کے عقاب و سزا کا خوف رکھتے ہوئے اللہ تعالی اور اس کے رسول کے حرام کردہ لباس جس میں کفار، اور فاحشہ عورتوں کی مشابہت ہوتی ہو سے اجتناب کرنا چاہیے.

اسی طرح ہر مسلمان پر واجب ہے کہ وہ اللہ تعالی کا تقوی اختیار کرتے ہوئے اپنے ماتحت عورتوں کے متعلق اللہ سے ڈرے، اور انہیں اللہ تعالی اور رسول صلی اللہ علیہ وسلم کی جانب سے حرام کردہ فحش اور ننگا اور پرقتن لباس نہ پہننے دے، اور اسے یہ معلوم ہونا چاہیے کہ وہ ایك ذمہ دار ہے ا ور اس نے اپنی رعایا کے متعلق روز قیامت جواب دینا ہے.

اللہ تعالی سے ہماری دعا ہے کہ وہ مسلمانوں کی حالت درست کرے اور ہم سب کو صحیح راہ کی توفیق نصیب فرمائے، یقینا اللہ تعالی سننے والا اور قبول کرنے والا اور قریب ہے، اور اللہ تعالی ہمارے نبی محمد صلی اللہ علیہ وسلم اور ان کی آل اور ان کے صحابہ کرام پر اپنی رحمتیں نازل فرمائے.

دیکھیں: فتاوی اللجنۃ الدائمۃ للبحوث العلمیۃ والافتاء (17 / 290).

اور فتاوی کمیٹی کے فتاوی جات میں یہ بھی درج ہے:

اولاد کے سامنے وہ کچھ ننگا اور ظاہر کرنا جائز ہے، جسے ظاہر کرنا اور ننگا کرنا عادت ہو مثلا: چہرہ، ہاتھ، بازو، پاؤں وغیرہ . اھـ

دیکھیں: فتاوی اللجنۃ الدائمۃ للبحوث العلمیۃ والافتاء (17 / 297).

واللہ اعلم .